

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

امت کے درمیان اختلاف ایک رحمت ہے

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتی أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفانز الداغستانی، شیخ محمد ناظم الحقانی، مدد. طریقتنا الصلبة والخیر فی الجمعیة.

بسم الله الرحمن الرحیم۔

"طریقتنا الصلبة والخیر فی الجمعیة"، ہمارا طریقہ روحانی ساتھ (صحبت) کا ہے اور بہتری (خیر) جماعت میں ہے۔" شیخ بہاء الدین نقشبند یہ مبارک قول فرمایا کرتے تھے، وہ اسے ہر محفل میں فرمایا کرتے تھے۔ ہم بھی ان کی پیروی میں یہی کہتے ہیں۔ ہمارا ذہن ان مبارک زمینوں میں ہی رہ گیا۔ وہاں بہت سے اولیاء اور علماء موجود ہیں۔ اللہ جلّ کا شکر ہے کہ ہم بھی ان کے اس خوبصورت طریقے کی پیروی کر رہے ہیں۔

بیشک ان کے درمیان اختلافات تھے؛ سوچنے یا کچھ معاملات کی تفسیر (یعنی بیان) کرنے کے طریقے الگ ہو سکتے تھے۔ اسی لیے ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا: "اختلاف أمتی رحمة"، "میری امت کے درمیان اختلاف رحمت ہیں۔" امت کے لیے یہ رحمت ہیں کہ علماء کچھ مسائل پر مختلف رائے رکھیں اور الگ الگ نظریات بیان کریں۔ چار مذاہب ہیں، اور ہر ایک کی اپنی ایک خاص خصوصیات ہیں جو اسے دوسروں سے الگ کرتی ہیں۔ آج جسے ازبکستان کہتے ہیں، پہلے بخارا کہلاتا تھا۔ بخارا ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا؛ اصل میں پورا علاقہ بخارا ہی ہے۔ ہزاروں علماء، جیسے امام بخاری اور ابو حفص، وہاں سے تھے۔ اولیاء اور مشایخ بھی اسی مبارک طریقے پر خدمت کرتے رہے۔

آج کل کچھ برے ارادے والے لوگ ان علمی اختلافات کا فائدہ اٹھا کر فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، کہتے ہیں "یہ اس کا دشمن تھا"، یا "وہ اس کا دوست تھا"۔ لیکن اللہ جلّ کا شکر ہے کہ ان کے ذریعے کچھ چیزیں ان مذاہب میں الگ طرح سے تفسیر کی گئیں تاکہ لوگوں کے لیے دین میں آسانی پیدا ہو۔ جیسے ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا، اللہ عز و جل نے یہ اختلافات ہمیں آسانی اور رحمتوں کے طور پر عطا فرمائی ہیں۔ جس طریقے کی انہوں نے پیروی کی وہ بلاشبہ حق کا طریقہ ہے۔ ہر چیز میں حکمت ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ کسی کو اختلافات کی وجہ سے جلاوطن کیا گیا یا کہیں بھیج دیا گیا، "یہ وجہ تھی، وہ وجہ تھی"؛ لیکن ایسے جھگڑے اصل وجہ نہیں تھے۔ اصل وجہ اللہ جلّ کی حکمت اور رضا میں ہے: کہ یہ واقعات بہتری کی طرف لے جائیں اور انسانیت کے لیے ایک سبق بنیں۔

مثلاً، تاجکستان میں ایک ولی تھے جن کا نام اللہ یار تھا۔ ایک بڑے اسلامی شاعر اور ترکی ادب کے استاد جو ترکی زبان بولتے تھے۔ اس وقت کے حکمران ان کے خلاف ہو گئے اور انہیں علاقے کے سب سے خطرناک پہاڑ پر جلاوطن کر دیا۔ وہ پہاڑ زہریلی سانپوں سے بھرا ہوا تھا۔ اللہ یار کی شاعری بہت مشہور تھی۔ جیسے ہمارے علاقوں میں یونس امرے کی۔ جب وہ مبارک شخصیت اس پہاڑ پر پہنچے، تو وہاں کے تمام سانپ ان کے احترام میں وہاں سے نکل گئے اور کہیں دوسری جگہ چلے گئے۔ حقیقت میں جب ایسا مبارک انسان موجود ہو تو جانور بھی احترام کرتے ہیں۔ یہ صرف کچھ حکمتوں کے مثالیں ہیں؛ ایسی ہزاروں،

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

بلکہ لاکھوں حکمتیں ہیں۔

لہذا ہمیں ہمیشہ اہل بیت، صحابہ، مشایخ اور علماء کی قدر اور احترام کرنا چاہیے۔ اللہ جلّٰہ کا شکر ہے کہ آج جہاں بھی مزارات اور مقدس مقامات ملتے ہیں لوگ انہیں بہتر سے بہتر طریقے سے بحال کرتے ہیں۔ ان کے آس پاس صفائی کرتے ہیں اور انہیں خوبصورت جگہوں میں تبدیل کرتے ہیں۔ لوگ زیارت کے لیے آتے ہیں اور ان مبارک شخصیات کا بہت احترام کرتے ہیں۔ جو احترام کرتا ہے اسے احترام ملتا ہے۔ اللہ جلّٰہ ان مبارک لوگوں کے لیے ہمارا احترام، محبت اور عقیدت ہمیشہ قائم رکھے۔ اللہ جلّٰہ ہم سب کی مدد عطا فرمائے، ان شاء اللہ۔ وہ جلّٰہ ہمیں فتنے میں گرنے سے محفوظ رکھے۔ آج کل لوگ بہت بڑا فتنہ پھیلاتے ہیں کہتے ہوئے "یہ عالم ایسا تھا، امام بخاری ویسا تھا، اور دوسرا ایسا تھا"۔ اگر دوسری جگہ نہیں بھی ہے تو یہاں ہمارے اسلامی دنیا کے حصے میں شیطان ضرور فتنہ پھیلانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ان مبارک لوگوں کی توہین ہو۔ وہ بڑے مجتہد تھے، اور مجتہد دینی مسائل میں اجتہاد کرتا ہے۔ جو اجتہاد کرتا ہے وہ آپ یا ہم جیسے نہیں ہوتے؛ انہیں قرآن، حدیث اور تمام متعلقہ علوم کا حقیقی علم ہوتا ہے، اور وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اس علم کی بنیاد پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اسی لیے ہمارے رسول ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ فرمایا جو اجتہاد کرتے ہیں: "جو شخص اپنے اجتہاد میں صحیح ہوتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں، اور جو غلطی کرتا ہے اسے ایک ثواب ملتا ہے"۔ تو اگر مجتہد کا فیصلہ غلط بھی ہو تو بھی اسے ثواب ملتا ہے۔

لہذا ہمیں بہت احتیاط کرنی چاہیے اور کبھی ایسے فتنے کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ تمام حدیثیں اور علم ہمیں ان بڑے اسلامی علماء کے ذریعے پہنچے ہیں؛ اسی لیے ہمیں ان کے بارے میں کوئی شک دل میں نہیں آنے دینا چاہیے۔ اللہ جلّٰہ ہمیں اس زمانے کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ جلّٰہ ان لوگوں کو بھی ہدایت عطا فرمائے جو صحیح راستے سے بھٹک گئے ہیں۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ / ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۴۸
فجر نماز — اکبابا درگاہ، استانبول